تصریحات

یہ انسان، یہ اشرف المخلوقات جو اعلیٰ دماغ اور بہترین صلاحیتوں کا مالک ہے — اپنے دنیاوی مفاد اور مادی اسباب کی فراہمی کے لئے محیر العقول کارنامے سرانجام دیتا ہے — نت نئی ایجادات کے ذریعہ کبھی ہوا میں سینکڑوں میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑانیں بھرتا ہے تو کبھی ہزاروں میل دور بسنے والے اپنے احباب سے گھر بیٹھے گفتگو کرنے پر قادر ہوتا ہے — لیکن جب روحانی میدان میں قدم رکھتا ہے تو اس کے پَر جلنے لگتے ہیں، پاؤں مفلوج ہونے لگتے اور حواس معطل ہو جاتے ہیں — پھر وہ ایک بہت بڑی اور واضح حقیقت یعنی اپنے خالقِ حقیقی کو پہچاننے سے بھی یوں انکار کر دیتا ہے کہ "اولٰئک کالانعام بل ھم اضل" کی مثال اس پر صادق آتی اور عقلِ سلیم کی نگاہ میں ڈھور ڈنگروں کی زندگی بھی اس کی زندگی کے مقابلہ میں قابلِ رشک نظر آنے لگتی ہے — اور پھر اس "احسنِ تقویم" کی بلندیوں سے گرے ہوئے انسان کو "اسفل السافلین" کے ویرانوں

معاصرین، ایجنسی ہولڈر اور قارئین کرام،

ترجمان الحدیث کا نیا تبدیل شدہ پتہ نوٹ فرمائیں:

ماہنامہ "ترجمان الحدیث" ۲۱/۶ - پاک بلاک، اقبال ٹاؤن لاہور

سے نجات دلانے کے لئے خواہ کتنے ہی گر آزمائے جائیں ۔۔۔ اس کے زنگ آلود ذہن کو اجالنے کے لئے خواہ کتنی ہی موٹی موٹی مثالیں بیان کی جائیں، کوئی بات اس کے پلّے نہیں پڑتی، اس کی عقل کو اپیل نہیں کرتی ۔۔۔ لیکن اس گئی گزری حالت میں بھی، دنیاوی معاملات میں وہ کہیں چوٹ نہیں کھاتا بلکہ مسلسل اپنے کاروبار چمکاتا اور سامانِ تعیش کے حصول میں کامیابی کے مراحل طے کرتا نظر آتا ہے ۔۔۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ اس پر نازاں بھی ہے ۔۔۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

"فلا صدّق ولا صلّٰی ۔ ولٰکن کذّب وتولّٰی ۔ ثمّ ذھب الٰی اھلہٖ یتمطّٰی ۔ اولٰی لک فاولٰی ۔ ثمّ اولٰی لک فاولٰی ۔"

جب سے اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان ہوا ہے، مختلف حیلوں بہانوں سے اسلام کو مطعون کیا جا رہا ہے ۔ بات خواہ کوئی ہو غلطی خواہ کسی کی ہو، موردِ الزام "چھلامی نجام" "چھلامی کومنت" (اسلامی نظام، اسلامی حکومت) کو ٹھہرایا جاتا ہے ۔ نادان انسان یہ نہیں سمجھتا کہ اسلام نے تو جو حکم بھی دیا ہے، انسانیت ہی کی فلاح و بہبود کیلئے دیا ہے ۔۔۔ تعزیرات ہی کو لیجئے، جو سب سے زیادہ اپنوں اور بیگانوں کی بے جا "نوازشات" کا نشانہ بنتی ہیں اور جنہیں بے رحمی اور سنگدلی پر محمول کیا جاتا ہے، لیکن بہت کم لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ ان کی تہ میں کس قدر حکمتیں پوشیدہ ہیں اور یہ خدائے لم یزل کی رحمتوں اور شفقتوں کا ایک بحرِ ناپیدکنار ہیں۔

تمام انسان، اللہ رب العزت کی یکساں مخلوق ہیں ۔۔۔ بندہ، بندے سے اتنا پیار نہیں کرتا جتنا خدا اپنے بندوں سے کرتا ہے لیکن اس کے باوجود خدا، چور کے کا ہاتھ کاٹنے، زانی کو سنگسار کرنے، قاتل کی گردن مارنے اور شرابی کو درّے مارنے کا حکم دیتا ہے ۔۔۔ آخر کیوں؟

کیا ایک چور، ایک شرابی، ایک قاتل یا ایک زانی خدا کی مخلوق نہیں؟ ۔۔۔ کیا وہ اپنی مخلوق کو تکلیف میں مبتلا کر کے خوش ہوتا ہے؟ ۔۔۔ ہرگز نہیں! ۔۔۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہ خود اپنی اس مخلوق کے لئے مختلف سزائیں تجویز کرتا ہے؟ ۔۔۔ کیا مقصود صرف یہی نہیں کہ شرپسندوں کے ہاتھوں اس کے اپنے ہم جنسوں کی جانیں اور املاک محفوظ رہیں؟ ۔۔۔ ان کی عزت پر کوئی آنچ نہ آئے؟ ۔۔۔ عصمت پر کوئی دھبہ نہ لگے! ۔۔۔ ان کا معاشرتی سکون درہم برہم نہ ہو؟ ۔۔۔ یہ تسلیم کہ مختلف جرائم کے مرتکب یہ افراد، اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں ۔ لیکن ان نافرمانی کی سزا وہ انہیں آخرت میں بھی دے سکتا ہے ۔ پھر انسان کے ہاتھوں' انسان کو خود اپنے حکم سے' باقاعدہ قانون مقرر کر کے اس کے تحت سزا دلوانے کا مقصد کیا صرف یہ نہیں کہ انسانی معاشرہ امن و چین کا گہوارہ بن سکے؟ خواہ اس کیلئے اس کی اپنی ہی مخلوق میں سے کسی کا ہاتھ کٹ جائے، کسی کی گردن ماردی جائے، کسی کی پیٹھ پر کوڑے برسائے جائیں اور کسی کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جائے ۔۔۔ تو کیا یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسانِ عظیم نہیں کہ ہماری بھلائی کے لئے

وہ رؤوف رحیم " " رؤوف بالعباد " اپنی ہی مخلوق میں سے بعض کو عبرتناک سزا کا نشانہ بنائے ، پھر یہ حکم بھی دے کہ :

" ولا تأخذکم بھما رأفة فی دین اللہ "

کہ " اللہ کی حدود کو نافذ کرتے وقت اس زانی اور زانیہ کے لئے نرمی مت اختیار کرو !

——— لیکن ہم نے اس احسان کا شکریہ کیا ادا کیا ! ——— غور اسی کو طعنہ ——— اسی کا دین مورد الزام !

آہ ! ——— انہ کان ظلوما جہولا "

پھر بھی نہیں ——— انسان ، اللہ رب العزت کے احکام پر عمل کر کے صرف اپنے جان و مال اور عزت و عصمت کی حفاظت ہی نہ کرے گا بلکہ ثواب کے طور پر جنت کی نعمتوں سے بہرہ ور بھی ہوگا - جبکہ اس کے احکام کی نافرمانی کر کے دنیا میں بھی تباہی سے ہمکنار ہوگا اور آخرت میں بھی رسوائیاں اس کا مقدر بنیں گی ——— دیکھئے کس قدر واضح بات ہے ! ——— فائدہ اور نقصان کس حد تک ظاہر و باہر ہیں ! ——— ایک طرف تو اپنی ہی جان و مال کی حفاظت پر جنت ہے - اور دوسری طرف اپنے ہی مال و جان کی تباہی پر جہنم ! ——— تو پھر کس قدر نادان اور جاہل ہے انسان جو اپنے فائدہ اور نقصان میں بھی تمیز نہیں کر سکتا ! ——— ہم نے عرض کیا نا کہ مادی دنیا میں ہوا کے دوش پر سفر کرنے والا انسان روحانی دنیا میں آ کر پر پرواز سے کس قدر تہی دست اور محروم ہو کر رہ جاتا ہے !

——— اور پھر اس میں تو اس کا دنیاوی فائدہ بھی ہے ——— احکام خداوندی پر مضبوطی سے کاربند ہو جانا تحر اسر نفع کا سودا ہے - لیکن رجوع الی اللہ " انسان کو گوارا نہیں ! ——— فھل من مدکر ؟

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب چور ، قاتل ، شرابی اور زانی بھی اللہ ہی کی مخلوق ہیں تو پھر یہ سزاؤں کے مستحق ہو کر اس کی رحمت سے محروم کیوں ہیں ! ——— تو گزارش یہ کہ اولاً تو فرامین خداوندی پر عمل کر کے دین اسلام کی عافیتوں سے مستفید ہونے میں انہیں کوئی چیز مانع نہیں ہے - دوسرے یہ کہ اگر وہ جرم کے مرتکب ہو چکے ہیں تو بھی وہ رحمت الٰہی سے محروم نہیں کہ اپنے کئے کی شرعی سزا اس دنیا میں پا کر آخرت میں وہ محفوظ و مامون ہو جائیں گے یعنی اگر کسی جرم کی پاداش میں وہ سزاوار جہنم ہو چکے ہیں تو ان پر حد قائم ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ انہیں نار جہیم سے رہائی عطا فرمائیں گے ——— وذالک ھو الفوز العظیم !

کاش ، ہمارے سیاسی راہنما وقت کی نزاکت کو ملحوظ رکھتے ہوئے روزانہ انتخابات " انتخابات " کی رٹ لگانے کی بجائے ، عوام کو اسلامی نظام حیات کی برکات و ثمرات سے آگاہ کرنے کے لئے کچھ کر سکیں ——— کاش انہیں یہ توفیق نصیب ہو جائے " الیس منکم رجل رشید ! ——— یا وہ خود بھی اسی مرض کا شکار رہیں ! ——— فاعتبروا یا اولی الابصار ! ——— واللہ المستعان !

(اکرام اللہ ساجد)